محمد اقبال قریشی۔ ہارون آبادی

مشاجرات صحابہؓ

حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری کی ایک عجیب تحقیق

آپ (حضرت رائے پوریؒ) دائم الفکر اور دائم السکوت تھے کہ بلاضرورت بولنا ہی نہ جانتے تھے مگر جب امر بالمعروف کا وقت آتا تو آپ کی عالمانہ تقریر ایسی نرالی طرز پہ ہوتی تھی کہ دلوں میں بیٹھتی اور آہن کو موم بناتی۔ ایک مرتبہ بعد عصر حسب معمول آپ صحن باغ میں چارپائی پہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور چاروں طرف مونڈھوں پر خدام و حاضرین کا ایک کثیر مجمع چاند کا ہالہ بنائے بیٹھا تھا۔ کہ راؤ مراد علی خاں صاحب نے حضرات صحابہؓ کی باہمی جنگ و رنجش کا تذکرہ شروع کیا اور اس پہ رائے زنی ہونے لگی کہ فلاں نے یہ غلطی کی فلاں کو ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا۔ یہاں تک نوبت پہنچی تو دفعتہً حضرتؒ کو جوش آیا اور مہر سکوت ٹوٹ گئی کہ جھرجھری سے کر حضرتؒ سنبھل بیٹھے اور فرمایا راؤ صاحب ایک مختصر سی بات میری بھی سن لیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مخلوقات کو قیامت تک پیش آنے والی تمام ضروریات دین و دنیا سے باخبر کرنے کیلئے تشریف لائے۔ اور ظاہر ہے کہ وقت اتنی بڑی تعلیم کیلئے آپ کو بہت تھوڑا دیا گیا تھا۔ اس تعلیم کی تکمیل کیلئے ہر قسم کے حوادث و واقعات پیش آنے کی ضرورت تھی۔ کہ ان پر حکم اور عمل مرتب ہو اور دنیا سیکھے کہ فلاں واقعہ میں یوں ہونا چاہیئے۔ پس اصول کے درجوں میں کوئی واقعہ ایسا نہ تھا جو حضرت روحی فداہ کے زمانہ میں حادث نہ ہو چکا ہو۔ اب واقعات کے حکم میں ایک وہ واقعات ہیں جو منصب نبوت کے خلاف نہیں دوسرے وہ واقعات جو عظمت شان نبوت کے خلاف ہیں۔ تو جو واقعات منصب نبوت کے خلاف نہ تھے۔ وہ تو خود حضرتؐ کو پیش آئے مثلاً تزوج و اولاد کا پیدا ہونا، ان کا دفنانا کفنانا وغیرہ تمام خوشی وغمی کے واقعات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے اور دنیا کو یہ عملاً سبق مل گیا کہ کسی عزیز وغیرہ کے مرنے پر ہم کو فلاں فلاں کام کرنا مناسب ہے۔ اور کسی کی ولادت وختنہ و نکاح وغیرہ خوشی کے موقع پر یہ بات جائز ہے۔ اور یہ

خلافِ سنت۔ مگر وہ واقعات جو رسولؐ پر پیش آئیں تو عظمتِ رسالت کا خلاف ہو اور نہ پیش آئیں تو تعلیم محمدیؐ ناتمام رہے۔ مثلاً زنا چوری وغیرہ ہو تو یہ حد و تعزیر ہونا چاہیئے۔ اور باہم جنگ و جدال و قتال یا نفسانی اغراض پر دنیوی امور میں نزاع و رنجش ہو تو اسطرح اصلاح ہونی چاہیئے۔ یہ امور ذاتِ محمدیؐ پر پیش آنا کسی طرح مناسب نہ تھے اور ضرورت تھی پیش آنے کی (تاکہ نمونہ اور حکم معلوم ہو) تو حضرات صحابہؓ نے اپنے نفوس کو پیش کیا کہ ہم خدام و غلام آخر کس مصرف کے ہیں جو امور حضرتؐ کی شان کے خلاف ہیں وہ ہم پر پیش آئیں اور حکم و نتیجہ مرتب ہو تاکہ دین کی تکمیل ہو جائے۔ چنانچہ یہ واقعات ان حضرات پر پیش آئے جو آئندہ قیامت تک آنے والی مخلوق کیلئے رشد و ہدایت بنا اور دنیا کے ہر بُرے بھلے کو معلوم ہوگیا کہ فلاں میں یہ کرنا اور اسطرح کرنا مناسب ہے اور یہ کرنا اور اس طرح کرنا نامناسب ہے اور یہ کرنا اور اس طرح کرنا نامناسب۔ پس ہو تو کوئی ایسا باہمت جو تکمیل دینِ محمدیؐ کی خاطر ہر ذلت کو عزت اور ہر عیب کو ہنر سمجھ کر نشانہ ملامت بننے پر فخر کرے اور بزبانِ حال یہ کہے ؎

نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت
سرِ دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

شہرت و نیک نامی اور عزت و نام آوری سب چاہا کرتے ہیں مگر اس کا مزہ کسی محبوب سے پوچھو کہ جاں نثاری میں کیا لطف ہے اور کوچہ معشوق کی ننگ و دفا میں کیا مزہ ہے۔ سچے عشاق تو اس طرح تمہاری اصلاح و تعلیم کی خاطر اپنی عزت و آبرو فنا کریں اور ہم ان کے منصف بن کر تیرہ سو برس بعد ان کے مقدمات کا فیصلہ دیں اور ان پر نکتہ چینی کر کے اپنی عاقبت گندی کریں اگر ہم ان جواہرات سفینہ کے قدر داں نہیں بن سکتے تو کم از کم بدزبانی اور گستاخی وغیرہ سے اپنا منہ بند رکھیں اللہ اللہ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِّنْ بَعْدِیْ غَرَضًا۔ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور میرے بعد ان کو نشانۂ ملامت نہ بناؤ) دیر تک آپ نے یہ تقریر فرمائی کہ دہن مبارک سے پھول جھڑتے اور سامعین کے مشام جاں میں جگہ پڑتے۔

(تذکرۃ الخلیل بقلم حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ)

خوبصورت اور دیدہ زیب ملبوسات کیلئے
ہمیشہ یاد رکھیئے
الیف پی ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ — جہانگیرہ روڈ
فون ۱۰۱ – ۱۲۶ (نوشہرہ) تار : FPTEX اللہ بخش کالونی